9589 ـ خاوند دوكان سےمال چوري كرتا ہے اور دليل يہ ديتا ہے كہ صاحب دوكان قيمت ميں اضافہ كرتا ہے

سوال

ميں اپنےخاوند كو تين برس سےجانتي ہوں اور وہ خالصتا مسلمان شخص ہے دوماہ قبل وہ ايك سپر ماركيٹ سے خريداري كرنےگيا توماركيٹ ميں دوسري دوكانوں كي بنسبت قيمتيں زيادہ تھيں تواس نےوہاں سے كوئي چيز چوري كرلي اور عذر يہ پيش كيا كہ وہ دھوكے پر راضي نہيں.

اور دوہفتےقبل اس نےتقريب ميں جانےكےليے ايك سوٹ كرايہ پر حاصل كيا، اور پھر شرٹ اور ٹائي خريدنےگيا تو شرٹ اور ٹائي ايك پيكٹ ميں ركھي تھي اسے اٹھايا اور ماركيٹ والوں نےاس پر تہمت لگائي كہ اس نے ڈسكاؤنٹ حاصل كرنےكےليے ايك ہي پيكٹ ميں ركھا ہے، ليكن يہ بات صحيح نہ تھي، لھذا اس نےسٹور والوں كوسزا دينےكےليے 900 ڈالر كا سوٹ چرا ليا اور اس كي جگہ پچاس ڈالر كا كرايہ پر حاصل كردہ سوٹ ركھ ديا، تو ميں نےاسے كہا كہ ايسا كرنا حرام ہے، وہ چور تونہيں بلكہ ايك ملتزم مسلمان شخص ہے.

لھذا ميں اسے كيا كہوں جس سے وہ اس پر مطمئن ہو جائے كہ ايسا كرنا حرام اور چوري ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ :

1 ـ جوكچھ آپ نےذكر كيا ہے اس سے ہميں آپ كےخاوند كےاس فعل پر تعجب ہوا ہے، اور ہميں اس پر بھي بہت تعجب ہے كہ آپ نے خاوند كےبارہ ميں يہ وصف بيان كيا ہے كہ وہ چور نہيں بلكہ ايك التزام كرنےوالا مسلمان شخص ہے، حالانكہ وہ ايسا عمل كررہا ہے جو كسي عام مسلمان پر مخفي نہيں كہ وہ حرام ہے چہ جائيكہ مسلمان علماء كرام پر .

ہمارے پاس چوري كےحكم كےعلاوہ تواور كوئي چيز نہيں جوآپ اسےبتائيں ، اور يہ كہ چوري كرنا حرام ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالي نےاپني كتاب عزيز قرآن مجيد ميں فرمايا ہے:

اور چوري كرنےوالےمرد اور چوري كرنے والي عورت كا ہاتھ كاٹ دو يہ اس كا بدلہ ہےجوانہوں نےكيا، اور اللہ تعالي كي طرف سےسزا ہے المائدۃ (38)

لهذا شريعت اسلاميه ميں چوري كي حد داياں ہاتھ كاٹنا ہے. اور چور كا ہاتھ كاٹنے كےبعد بھي وہ اس وقت تك بري الذمہ نہيں ہوسكتا جب تك حقدار كا حق اس كوواپس نہ كردے .

اور اللہ تعالي نےايك مقام پر يہ فرمايا ہے:

اور تم آپس ميں ايك دوسرے كا مال باطل طريقہ سےنہ كھاؤ البقرة (188)

ابن عباس رضي اللہ تعالي عنھما بيان كرتےہيں كہ قرباني والےدن نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےلوگوں سےخطاب كرتےہوئےفرمايا:

لوگويہ كونسا دن ہے؟ تولوگوں نےجواب ديا يہ يوم حرام ہے، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےكہا يہ شہر كونسا ہے؟ تولوگوں نےجواب ديا يہ حرمت والا شہر ہے، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےكہا: يہ مہينہ كونسا ہے؟ لوگوں نےجواب ديا: حرمت والا مہينہ ہے، تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

بلاشبہ اس دن اور مہينہ اور اس شہر كي حرمت كي طرح تمہارا آپس ميں ايك دوسرے كا خون اور مال اور عزتيں تم پر حرام ہيں، رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےاسےكئي بار دہرايا اور پھر اپنا سر اٹھا كر كہنےلگے: اے اللہ كيا ميں نےپہنچاديا اےاللہ كيا ميں نےپہنچاديا؟

ابن عباس رضي اللہ تعالي كہتےہيں اس ذات كي قسم جس كےہاتھ ميں ميري جان ہے بلاشبہ يہ ان كي امت كو وصيت تھي، لھذا حاضر شخص غائب تك پہنچا دے. صحيح بخاري حديث نمبر (1652)

اور صحيحين ميں ابوبكرۃ رضي اللہ تعالي عنہ سے بھي اسي طرح كي حديث مروي ہے.

اور ابوہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ ايك شخص رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےپاس آيا اور كہنےلگا: اے اللہ تعالي كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم مجھےيہ بتائيں كہ اگر كوئي شخص آكر ميرا مال لينا چاہے؟

تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےجواب ميں فرمايا: تم اسے اپنا مال نہ دو، وہ شخص كہنےلگا: يہ بتائيں كہ اگر وہ مجھ سےلڑائي كرے تو؟ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےجواب ميں فرمايا:

تم بھي اس سے لڑو، وہ شخص كہنےلگا: اچھا يہ بتائيں كہ اگر وہ مجھے قتل كردےتو؟

رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: تو تم شہيد ہوگے، اس شخص نےكہا: مجھےيہ بتائيں كہ اگر ميں نےاسے قتل كرديا تو؟ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: وہ آگ ميں جائےگا. صحيح مسلم حديث نمبر (140)

ابوہريرہ رضي اللہ تعالي عنہ سےہي روايت ہے كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

(اللہ تعالي چور پر لعنت كرے وہ خود چوري كرتا ہے تواس كا ہاتھ كاٹ ديا جاتا ہے، اور رسي چرائےتواس كا ہاتھ كاٹ ديا جاتا ہے) صحيح بخاري حديث نمبر (6401) صحيح مسلم حديث نمبر (1687) .

اوريہ كہ وہ اپنےليے چوري اس ليےمباح كرلےكہ اسے دھوكہ ديا جاتا ہے: يہ شيطاني حيلہ اور تلبيس ہے، اس ليےكہ حرام كا مقابلہ اسي طرح كےحرام كام سے نہيں كياجاتا.

يہ تواس كےقول كوتسليم كرتےہوئےہےوگرنہ اصل بات تويہي ہےكہ بائع يعني فروخت كرنےوالےكوحق حاصل ہے كہ وہ جس قيمت پر چاہے اپني اشياء فروخت كرے، اور پھر نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہےكہ:

(بائع اور مشتري جب تك جدا نہيں ہوتےانہيں اختيار حاصل ہے) صحيح بخاري حديث نمبر (1973) صحيح مسلم حديث نمبر(1532) .

لھذا جب اسے اشياء كي قيمت پسند نہيں توقيمت كم كرانا اس كاحق ہے يہ نہيں كہ اسے اٹھا ہي لے، لھذا اگر اسے قيمت اچھي لگے توخريد لے وگرنہ وہ دوسري دوكان پر چلا جائے.

اور بطور سزا سٹور سے نو سو ڈالر كي اشياء كا چوري كرنا يہ بھي حرام ہے، اس ليے كہ اللہ تعالي كا فرمان ہے:

اگر تمہيں سزا دي جائے توتم بھي اتني ہي سزا دو جتني تمہيں دي گئي ہے

اس ليے انسان يہ جائز نہيں كہ اگر وہ مظلوم ہو توجوچاہے لے لے، بلكہ اگر وہ اپنےسلب كردہ حق سے زيادہ ليتا ہے تو وہ دوسرا ظالم بن جائےگا.

يہ تواس صورت ميں ہے جب آپ كےخاوند پر سٹور والوں نےظلم كيا، ليكن جوظاہر ہورہا ہےوہ اس طرح نہيں بلكہ اس كےخلاف ہے، كسي غلط گمان كي وجہ سے معاملہ ميں زيادتي نہيں كي جاسكتي، تو كيا آپ كا خاوند اس پر راضي ہوگا كہ اگر كوئي اس كےساتھ بھي ايسا ہي كرے؟ اس ميں شك ہونے كي بنا پر اس سے نصف مبلغ چوري كرلے توكيا وہ راضي ہوگا؟ .

اس کا جواب معلوم ہے کہ نفي میں ہي ہوگا، لھذا اسي طرح خود اس کےلیے بھي اس دوکاندار کےساتھ ایسا کرنا حلال نہیں .

ہم آپ کووصیت کرتےہیں کہ آپ اسےیہ بتائیں کےدنیا زائل ہونےوالي چیز ہے، اور انسان نےروز قیامت اپنےرب سے اپنےاعمال کےساتھ ملاقات کرني ہے، اور چوري کرنا دنیا وآخرت دونوں میں ذلت ورسوائي کا کام ہے.

دنیا میں چوري کرنےوالے کےمال سے برکت جاتي رہتي اورختم ہوجاتي ہے بلکہ اس کي ساري زندگي سےہي برکت ختم ہوجاتي ہے، اور پھر لوگوں کے مابین اسےذلت ورسوائي حاصل ہوتي ہے.

اور آخرت میں اس سےبھي زیادہ اور شدید قسم کي رسوائي ہوگي اسے مندرجہ ذیل حدیث پر غور وفکر کرنا چاہیے:

ابوحمید الساعدي رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

(اللہ کي قسم تم میں سے جوکوئي بھي ناحق چیز لیےگا وہ روز قیامت اسے اٹھا کر اللہ تعالي سےملاقات کرےگا، میں تم میں سے وہ اللہ تعالي سے ملےگا تواونٹ اٹھائے ہوئےہوگا اور وہ اونٹ آواز نکال رہا ہوگا، یا گائے اٹھائي ہوئي ہوگي اس کي آواز ہوگي، یا بکري اٹھا رکھي ہوگي اور وہ ممنا رہي ہوگي ، پھر رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےاپنا ہاتھ بلند کیا حتي کہ بغل کي سفیدي نظر آنےلگي اور فرمایا: اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟) صحیح بخاري حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نبمر (1832) .

واللہ اعلم .